بزمِ رفتگاں

دوسری اور آخری قسط

میرے مشفق شیخ

حضرت مولانا محمد یونس جونپوریؒ

حضرت مولانا محمد سلمان گنگوہی
مدرس حدیث جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

حضرت کا معمول یہ تھا کہ صلوۃ عصر سے تین یا چار منٹ قبل سبق چھوڑتے تھے اور فوراً مسجد کلثومیہ پہونچ جاتے تھے (کیونکہ ۱۳۹۷ھ میں حضرت کا درس حدیث دارقدیم کی فوقانی دارالحدیث میں ہوا کرتا تھا) تاہم مسجد پہونچتے ہی اگر دیکھتے کہ ابھی جماعت میں دو منٹ باقی ہیں تو فوراً مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیتے تھے اور یہ طرز حضرت کو اپنے اساتذہ کی جانب سے ملا تھا، اس لئے کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب علیہ الرحمہ کے استاذ محترم حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ (سابق ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور و خلیفہ حضرت تھانوی علیہ الرحمہ) اپنی مجلس میں فرماتے تھے کہ بچو! اپنے وقت کی قدر کرو۔

مسجد میں جماعت سے دو منٹ قبل تم لوگ پہونچو اور نوافل کا وقت ہو تو دو رکعت مختصر تحیۃ المسجد پڑھ لو، نیز مدرسہ میں اگر کوئی کام مسلسل خلاف سنت چند مرتبہ دیکھ لیتے تو نماز کے بعد طلبہ کو روک کر اس پر تنبیہ فرماتے، چنانچہ ۱۳۹۷ھ میں ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کئی نمازوں میں مسلسل اذان تو مسجد کے مؤذن ہاشم بھائی پڑھ رہے تھے، لیکن اقامت کوئی بھی طالب علم پڑھ دیتا تھا تو حضرت نے طلبہ کو نماز کے بعد رکنے کے لئے ارشاد فرمایا اور عجیب انداز میں غصہ کی حالت میں فرمایا کہ ہمارے یہاں مسجد میں مسلسل خلاف سنت کام ہو رہا ہے، دراصل حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب معذوری کی وجہ سے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے، پہلے جب حضرت نماز کے لئے مسجد تشریف لاتے تھے تو کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ مؤذن کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اقامت کہدے، کیونکہ سنت یہی ہے کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے۔

اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: من اذن فھو یقیم رواہ ابو داؤد، یعنی جو اذان کہے وہی تکبیر کہے گرچہ کسی عارض کی وجہ سے بعض مرتبہ حضرت بلالؓ نے اذان دی اور عبداللہ ابن زید ابن عبد ربہؓ سے آپ نے تکبیر کہلوائی، لیکن اصل سنت وہی ہے جو پہلے عرض کیا اور میں (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب) دیکھ رہا ہوں کہ یہاں کئی نمازوں سے مسلسل خلاف سنت کام ہو رہا ہے کہ اذان کوئی پڑھتا ہے اور اقامت اس کے علاوہ دوسرا

کہتا ہے، اس کا آئندہ خیال رکھا جائے، درس میں جو طلبہ پابندی کرتے تھے غیر حاضری نہیں کرتے تھے ان کی طرف حضرت شیخ علیہ الرحمہ کی خاص توجہ رہتی تھی اس کے بھی بہت سے جزئیات احقر کے ذہن میں ہیں، مثال کے طور پر صرف ایک واقعہ پر اکتفاء کرتا ہوں کہ ایک طالب علم درس میں حاضر باش حضرت کی تقریر لکھنے والا ایک مرتبہ بیمار ہوگیا تو حضرت اس کی عیادت کے لئے کمرہ میں تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں بھی ایک مرتبہ بیمار ہوگیا تھا تو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب علیہ الرحمہ میری عیادت کے لئے کمرہ میں تشریف لائے تھے۔

حضرت شیخ کو تین اعمال پر بہت پابندی سے کاربند پایا

(۱) احقر نے مستقل دیکھا کہ باوجود اسباق ومطالعہ کی انتہائی مشغولی کے صلوۃ فجر سے پہلے اپنے کمرہ میں ذکر بالجہر کیا کرتے تھے (۲) بعد ظہر مسجد سے کمرہ میں تشریف لا کر تلاوت قرآن پاک کیا کرتے تھے (۳) بعد صلوٰۃ عصر حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب علیہ الرحمہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے، اگر حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحبؒ کا قیام سہارنپور ہی ہوتا تو حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث کی مجلس میں حاضر ہوتے، ایک مرتبہ بخاری شریف کے سبق میں ارشاد فرمایا کہ جب میں ہدایہ ثالث پڑھاتا تھا تو ایک سبق کا میں نے کئی مرتبہ مطالعہ کیا لیکن سبق میری سمجھ میں نہیں آیا میں نے ارادہ کرلیا کہ طلبہ سے کہدونگا کہ سبق میری سمجھ میں نہیں آیا بعد میں مطالعہ کرکے سمجھادونگا، لیکن جب طلبہ نے عبارت پڑھی تو فوراً پورا سبق سمجھ میں آگیا اور الحمدللہ میں نے سبق پڑھادیا۔

ایک مرتبہ حضرت فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی علیہ الرحمہ کے پاس شہر کانپور کے قاضی اور مدرسہ جامع العلوم پٹکاپور کانپور کے صدر مفتی ورکنِ شوریٰ دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی منظور احمد صاحب کانپوری کی جانب سے ایک استفتاء آیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی صاحبزادی کے نکاح کے موقعہ پر حضرات صحابہ رضوان للہ علیہم اجمعین کی دعوت کی یا نہیں؟ اس وقت حضرت فقیہ الامتؒ کا مستقل قیام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں تھا، اس استفتاء کو لیکر حضرت فقیہ الامتؒ جامعہ ہذا کے کتب خانہ میں تشریف لے گئے یہ سیہ کار ساتھ تھا، حضرت فقیہ الامتؒ نے جامعہ کے ناظم کتب خانہ سے مصنف عبدالرزاق ومصنف ابن ابی شیبہ نکلوائیں اور اس میں حضرت فاطمہؓ کے نکاح سے متعلق روایت احقر سے نقل کروائی کہ اس موقع پر صحابہ جوق در جوق تشریف لا رہے تھے اور کھانا کھا کر جا رہے تھے، جس سے ثابت ہوا کہ لڑکی کی شادی ونکاح کے موقعہ پر لڑکی کے والد کو احباب کی دعوت کرنے کا حق ہے، یہ جواب حضرت نے لکھوا کر حضرت مولانا مفتی منظور احمد صاحب کانپوری کے پاس بھیج دیا تھا، لیکن بعد میں احقر کو معلوم ہوا کہ حضرت فقیہ الامتؒ نے اس سے رجوع فرمالیا اور وہ

رجوع نامہ گورینی جونپور سے شائع ہونے والے رسالہ ’’ریاض الجنہ‘‘ میں چھپا ہوا ہے۔

احقر نے جب اس کی تحقیق ان حضرات مفتیان کرام سے کی جو حضرت فقیہ الامتؒ کے پاس پابندی کے ساتھ ہر ہفتہ حاضر ہوتے تھے کہ اس فتوے سے رجوع حضرت فقیہ الامتؒ نے کیوں کیا؟ تو معلوم ہوا کہ اس فتوے کا علم جب حضرت اقدس مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث کو ہوا تو حضرت فقیہ الامتؒ سے عرض کیا کہ حضرت آپ اس فتوے سے رجوع فرمالیں اس لئے کہ آپ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی متہم ہے اور اس پر حضرات محدثین نے سخت کلام کیا ہے، حضرت کے فرمانے سے حضرت فقیہ الامتؒ نے اس سے رجوع فرمالیا اور اس کا اعلان متعدد رسالوں میں شائع کیا ان رسالوں میں ایک رسالہ ریاض الجنہ ہے، حضرت فقیہ الامتؒ کے پاس رمضان وغیر رمضان میں حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ وقتاً فوقتاً حاضر ہوتے رہتے تھے، ایک مرتبہ حضرت فقیہ الامتؒ سے فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب آپ ہمارے لئے بھی دعا کرتے ہیں یا نہیں؟ حضرت نے معاً فرمایا کہ میں آپ کیلئے بین الخطبتین دعا کرتا ہوں، اسی طرح ماہِ مبارک میں ایک مرتبہ جب معتکفین کو دیکھا کہ علماء کا مجمع ہے جو رات بھر شب بیداری کر رہا ہے اور تلاوت نوافل واوراد میں مشغول ہیں تو حضرت شیخ الحدیثؒ نے فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب کے یہاں ماشاء اللہ مکھن ہی مکھن جمع ہے۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب علیہ الرحمہ نے مولانا مسعود صاحب بن مولانا عبدالرشید صاحب زید مجدہم سے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تم میری طرف سے اخبار میں ایک مضمون شائع کرادو کہ میری (یعنی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب علیہ الرحمہ) کی طرف سے اگر کسی کو کوئی تکلیف پہونچی ہو تو اللہ کے لئے مجھے معاف کردیں، ایک مرتبہ راقم الحروف کو حضرت والا نے ایک سو روپے عنایت فرمائے کہ میری جانب سے ان کو صدقہ کردینا احقر نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کی طرف سے انشاء اللہ صدقہ کردوں گا یہ آپ ہی رکھ لیں ارشاد فرمایا کہ تم کو کرنا ہو کردینا، لیکن ان کو بھی رکھ لو۔ حضرت کے بعض خدام نے بتلایا کہ بعض مرتبہ بعض بڑی کتابیں حضرت نے ہم کو ہدیہ کیں، ایک مرتبہ حضرت انگلینڈ کا ویزہ لینے کیلئے تشریف لے گئے، لائن میں لگے ہوئے تھے تو آفیسر حضرت کے پاس کرسی لیکر حاضر ہوا کہ آپ اس پر تشریف رکھیں حضرت اس پر بیٹھے، پھر حضرت سے اس آفیسر نے سوال کیا کہ آپ کو انگلینڈ کتنے دن رکنا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تین دن اس کے بعد اس نے معلوم کیا کہ آپ کا خرچ کون برداشت کرے گا، ارشاد فرمایا کہ جو بلا رہا ہے وہ برداشت کرے گا، اس کے بعد ایک دو سوال اور کئے اور پاسپورٹ لیکر ویزہ لگا کردیدیا۔

ایک مرتبہ احقر سفر حج پر جانے والا تھا تو احقر حضرت کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت حج کا ارادہ ہے

کچھ نصیحت فرمادیجئے ،ارشادفرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ تجھ سے معانقہ کروں لیکن اٹھنے کی ہمت نہیں اس لئے نہیں کرتا، اس کے بعد اسی سال حضرت سے ’’باب الفتح‘‘ کے سامنے جب حرم شریف کے قریب ملاقات ہوئی تو حضرت نے سب سے پہلے معانقہ فرمایافللہ الحمد ،بہرحال احقر کی درخواست پر حضرت نے ارشادفرمایا کہ سلمان تو حج کے لئے جارہا ہے وہاں پر کسی پر اعتراض نہ کرنا،بعض لوگ ڈاڈھی منڈوں پر اعتراض کرتے ہیں میں نے بعض ڈاڑھی منڈوں کو ’’روضۃ من ریاض الجنۃ‘‘ میں دعا کرتے وقت اس طرح روتے اورگڑگڑاتے دیکھا ہے کہ مجھے ان پر رشک آرہا تھا۔

جس وقت جامعہ مظاہر علوم میں اختلاف ہوا تو حضرت فقیہ الامت علیہ الرحمہ سے معلوم کیا گیا کہ یہ سب کیا ہورہا ہے؟ حضرت نے ارشادفرمایا کہ کبھی ماہر ڈرائیوروں سے ایکسیڈنٹ ہوجاتا ہے،بس یہ وہی ہے، حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب سے معلوم کیا گیا کہ مظاہر علوم میں اختلاف ہورہا ہے آپ کس طرف ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ خدانخواستہ اگر کسی کے ماں باپ میں اختلاف ہوجائے اور کوئی معلوم کرے کہ تم کس طرف ہو تو وہ کیا کہے گا ظاہر ہے کہ وہ یہی جواب دیگا کہ ایک طرف میرے والد محترم ہیں دوسری طرف والدہ صاحبہ ہیں میں تو دونوں ہی کی طرف ہوں۔

بہرحال اس موقع پر حضرت کا طرز کیا تھا؟ اس سلسلہ میں ایک مرتبہ احقر جب ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو ارشادفرمایا کہ سلمان تو یہاں میرے پاس ملاقات کے لئے آتا ہے لیکن حضرت مفتی مظفرحسین صاحب کے پاس جانا نہ چھوڑنا ان کے مجھ پر بہت احسانات ہیں ،فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سخت بیمار تھا دوائی کے پیسے بھی میرے پاس نہیں تھے،حضرت مفتی مظفرحسین صاحب عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ کو ۱۴ار روپے عنایت فرمائے ، مجھے حضرت کی اس عنایت پر رونا آگیا کیونکہ اس وقت ۱۴ار روپے بہت اہمیت رکھتے تھے،اس پر احقر نے عرض کیا کہ حضرت! میرا طریقہ تو یہ ہے کہ جب بھی میرا سہارنپور آنا ہوتا ہے تو دونوں طرف کے اساتذہ کرام سے ملاقات کی کوشش کرتا ہوں اورحتی المقدور ملاقات کے بعد ہی واپس گنگوہ جاتا ہوں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کے پاس جب کوئی طالب علم ملاقات کیلئے جاتا تو آپ دریافت فرماتے کہ تم حافظ ہو یا نہیں ،اگر وہ طالب علم عرض کرتا کہ الحمدللہ میں حافظ ہوں تو ارشادفرماتے کہ یومیہ ایک پارہ سنن ونوافل میں پڑھا کر اور مجھے دعا میں یاد رکھنا،اوراگر وہ غیر حافظ ہوتا تو یومیہ ایک پارہ کی تلاوت کرنے کیلئے فرماتے ، بفضلہٖ تعالیٰ راقم الحروف کا حضرت کی نصیحت کی وجہ سے اس پر عمل ہے،اللھم تقبل منا وعن سائر المسلمین وارزقنا اتباع الشیخ آمین یارب العلمین۔